



آلاہ۔ سورہ دھان پارہ ۲۵۔ بیشک ہم نے اتارا اس قرآن کو برکت والی رات میں بیشک ہم ڈرا نبوالے ہیں۔ اسی رات میں فیصلہ کئے جاتے ہیں ہر ایک کام سے جو حکمت والے ہیں ہماری جانب سے یعنی ہم بذریعہ قرآن و نبی کے جنم کی آگ سے ڈر نبوالے ہیں اگرنا فرمائی سے ہاتھ نہ آئے تو ان کیلئے طاقت ہے۔ لیلہ مبارکہ کی ائمیر عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نصف شب شعبان ہے اگرچہ جمہور مفسرین اس آیت کو منطبق کرتے ہیں شب قدر کے ساتھ جسکا بیان سورہ یسۃ القدر میں ہوا ہے۔

ہا روایت سے بھی شب ہزارہ کی فضیلت ثابت ہے۔ اول حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرمائی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کیا تو جانتی ہے رات نصف شعبان کیسی ہے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ نہیں فرمایا یہ رات ہے یعنی اول و آخر آدم کی اس سال میں پیدا ہونوالی ہے ہر ایک کی پیدائش لکھی جاتی ہے اور جتنے سال چھ میں مرنے والے ہیں انکی (چشمی) لکھی جاتی ہے اور لوگوں کے عمل اسی رات میں اٹھائے جاتے ہیں یعنی رب العالمین کے حضور میں اور جو قدر روزی ملنے والی ہے (اسکا اندازہ کیا جاتا ہے) حضرت عائشہ نے فرمایا یا رسول اللہ جنت میں کوئی داخل نہیں ہوگا بغیر رحمت الہی کے آپ نے فرمایا (مگر زمین مرتبہ) جنت میں کوئی داخل نہیں ہو سکتا مگر اللہ کی رحمت سے میں نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ بھی نہیں آپ نے ہاتھ مبارک سر پر رکھا اور فرمایا میں بھی نہیں مگر اللہ کی رحمت نے مجھ کو ڈھانک رکھا ہے تین مرتبہ (اس کلمہ کو) فرماتے رہے) یہی ترغیب تریب میں ہے کہ یہ حدیث مرسل حبیہ ہے اسکی تائید میں کئی حدیثیں وارد ہوتی ہیں۔ اسوجہ سے یہ حدیث درج سن کو ہو گئی۔ اور جنت لینے کے لائق ہے۔

دوسری حدیث حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی ہے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گھر سے گم پایا۔ بچا ایک آپ کو دیکھتی ہوں کہ جنت البقیع میں (دعا کر رہے تھے) فرمایا کیا تو ڈرتی ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کچھ زیادتی کرینگے۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول میرا خیال گندرا کہ آپ کسی اپنی بی بیوں کے یہاں تشریف بیگئے ہوں گے۔ فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ نصف شعبان میں آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے۔ اور لوگوں کی بخشش فرماتا ہے نبی کلب کی کبریوں کے ہر ایک بال سے زیادہ۔ ترمذی ابن ماجہ۔ یہ روایت منقطع ہے۔ یحییٰ بن کثیر کو عروصہ اور حجاج بن ارطاط کو کعبی سے سماع ثابت نہیں۔

ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت آئی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ تبارک و تعالیٰ نصف شعبان کی رات میں (بندوں کی طرف) جھانکتا ہے۔ کل خلق کی بخشش فرماتا ہے مگر شرک اور کینے اور انقض عدوت) رکھنے والی کی (بخشش نہیں ہوتی۔ ابن ماجہ۔ اس روایت میں ولید بن سلم دلس ہے۔ ابن ہبیرہ صدوق ہیں لیکن انکی کتاب میں جلیگی تھیں اسوجہ سے حافظہ میں نقصان آگیا تھا چوتھی حدیث معاذ بن جبل سے اس باب میں آئی ہے حدیث ابی موسیٰ اشعری کے ہم معنی ہے بطرانی نے اس کو روایت کیا ہے۔ ابن حبان اپنے صحیح میں لائے ہیں۔ پانچویں حدیث عبد اللہ بن عمر سے مرفوعاً مروی ہے وہ بھی ہم معنی حدیث معاذ سے حاصل ہے کہ کثرت طرق سے شب ہزارہ کے متعلق روایتیں وارد ہوئیں اسوجہ سے درج سن تک یا صحیح لغیرہ تک پہنچ گئیں۔ اصل رات کی فضیلت ثابت ہوئی رات میں عبادت اور دعا و تسبیح و تہلیل کی فضیلت ثابت ہوئی۔

چشمی حدیث حضرت علیؑ کی ہے جسکے الفاظ یہ ہیں۔ اذا كانت ليلة النصف من شعبان فقوموا ليلها واصوموا يومها فان الله تعالى ينزل فيها بغرر المناس الى السماء الدنيا فيقول الا من مستغفر فاعف له الا مستترق فارزقه الا محبط فاعافيه الا كذا حتى تطعم الفجر رواه ابن ماجہ۔ حاصل مضمون شب ہزارہ میں رات کو عبادت کرو۔ دن روزہ

رکھو۔ اللہ پاک بعد غروب آفتاب آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے۔ اور رشتہ داروں کے لیے کہ کوئی روزی مانگتا ہے کہ اس کو روزی دیں  
 ایسا کوئی خیر شے مانگ کر ہے کہ نہ روزی کی کوئی مصیبت میں مبتلا ہے کہ اس کو سزا دینی دیوں علیٰ ذہن القیاس طلوع صبح تک ۴۰ روپے  
 عنت ضعیف ہے اس میں ایک روزی بزرگین ابی بسرہ ہے جو تمام مالک سے بکندہ ضوع حدیثیں بنا تا تھا یہ حدیث قابل حجت  
 نہیں قابلہ شہادت ہے کسی فرقہ میں۔ نزول اللہ تعالیٰ کا آسمان دنیا پر آخرات نجد کے وقت میں ہمیشہ کیلئے ثابت ہے  
 انیہام میں کی فضیلت ہے ایک رات میں ثابت ہے۔ چند یوں شعبان دن میں ایک روزہ کا ثبوت صحیح و حسن کسی حدیث سے نہیں ہوتا  
 بڑا کہ روزہ رکھنا ثبوت ہے۔ البتہ اگر کوئی شخص ایام میں کے دن روزے رکھے اسکا ثبوت احادیث صحیحہ سے ہے کچھ شعبان کی  
 مخصوص ایام شعبان میں بھی رکھنے سے زیادہ کی تیرہ روزہ جو وہیں چند یوں تاریخ ایام میں ہے۔

شعبان کے مہینہ میں ایوان مطرات کی سبلی اندھ لیدہ و سلم کی بھی روزہ رکھتی تھیں۔ فقہار رمضان کے روزہ کی قضا بھی  
 یعنی آہن جو جو ضعیف سے ترک ہو جاتا ہے بعد رمضان کے قضا اور مہینہ اس میں جوہر شحال نبوی کے نہیں رکھتی تھیں اس سے  
 بھی روزہ شعبان کی فضیلت ثابت ہوتی کہ یہ مہینہ بھی روزہ کا ہے، لیکن نقلی بارہ روزہ کی قضا۔

اب حدیث میں نصف شعبان کے بعد روزہ کی مانعت کھتی ہے نہ روزوں میں یہ تطہیر ہے کہ جو شخص قدرت روزہ کی رکھتا ہے  
 وہ دن نصف فریبہ خزانہ رکھ سکتا ہے۔ روزہ ایک روزہ رمضان میں ضل نہ تیرے اور جو قدرت نہیں وہ بعد نصف شعبان نہ رکھے  
 ممکن ہے کہ ضعف ہو جائے سب سے روزہ رمضان میں نفل واقع ہو۔ حدیث بالغت یہ ہے۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم اذا کان المصعب من الذبیحان فلا صوم حتی یحیی رمضان رواہ ابن ماجہ والترمذی خود۔ اس حدیث میں علامین  
 عبدالرحمن ہیں تقدیم میں سب صدوق رہا وہم۔ اسی نفل پر راوی حسن الحیثیت ہیں۔ روایت منع کی معارض حدیث صحیح کے نہیں  
 ہو سکتی جس میں ماہ شعبان میں روزہ رکھنے کی فضیلت و سنیہ ثابت ہے۔

استقبال رمضان کیلئے آخر شعبان میں ایک دو روزہ رکھنے منع ہیں۔ اگر کوئی شخص رکھے تو اب سے محرومی ہے مگر وہ شخص  
 رکھ سکتا ہے جو کہ کسی دن روزہ رکھتا تھا اور یہ دن آگے وہ رکھ سکتا ہے۔ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم لا تقدر مواسیعہ رمضان یومہ ولا یومین الا رجل کان صومہ صوفاً فیصومہ رواہ ابن ماجہ والترمذی بشیخہ  
 نہ کہ ایک دن دو دن (آخر شعبان میں) رمضان کے رعایت سے۔ مگر وہ شخص جو کسی دن روزہ رکھتا تھا وہ رکھ لے۔

شعبان بھی مہرہ کہ مہینہ ہے۔ رمضان المبارک یا الشہور ہے۔ بوجہ جو یہ ہو سکے شعبان بھی باعث برکت ہے جو عبادت منون  
 ہے اور ذکر اذکار سنت صحیحہ سے ثابت ہیں اس سے تجاوز نہ کریں ورنہ برکت کے مرتکب ہونگے۔ آنش بازی اسراف ہے اسوجہ سے  
 ممنوع ہے۔ قال اللہ تعالیٰ ان المذنبین کانوا اخوان الشیاطین۔ بے جا خرچ کرنا والے شیطان کے بھائی ہیں  
 خاکسار شعبان کے مہینہ میں صل بنی آدم کے درگاہ رب العالمین میں پیش ہوتے ہیں اس پر توبہ استغفار چاہئے تاکہ عمل صالح درجہ  
 قبولیت میں ہوں اور گناہوں کی مغفرت ہو۔ فرود۔ یا خروج باجوج کی پیروی ہوتی ہے غم و کافرنے آسمان کی طرف تیرا مار کر اللہ  
 پاک سے جنگ کیلئے تیاری کی تھی۔ ایسے ہی یہ آفتابازی والے اللہ جل جلالہ سے جنگ کرتے ہیں بالفاق علماء ماہ شعبان میں تشازی  
 ممنوع ہے اور شیطانی طریقہ ہے۔ مردوں کی روح کو حلوہ پوری وغیرہ پکا کر شب برارہ میں ایصال ثواب کرنا برکت ہے شریعت ہرگز

